بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ + عَسٰی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

نمبر ۴۴۹

جلد ۳۷/۴۲ | اتوار ۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ | ۱۳ تبلیغ ۱۳۶۲ ہش | ۱۳ فروری ۱۹۸۳ء | نمبر ۳۷

اخبارِ احمدیہ

— ربوہ ۱۲ تبلیغ / فروری ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کل مورخہ ۱۱ فروری بعد از نماز عصر چند یوم کے لئے ربوہ سے باہر تشریف لے گئے۔ حضور ایدہ اللہ نے اس دوران ربوہ میں محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کو امیر مقامی مقرر فرمایا ہے۔

— حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے بارے میں آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت قدرے بہتر ہے۔ بعض عوارض میں افاقہ ہے مگر بعض تا حال قائم ہیں۔

احباب کرام خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل نازل کرے۔ حضرت سیدہ ممدوحہ کے بابرکت اور شعائر اللہ وجود کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ اور جملہ عوارض دور فرمائے آمین

— ربوہ ۱۱ تبلیغ / فروری ۔ آج یہاں مسجد اقصیٰ میں نماز جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پڑھائی اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ خطبہ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے سابقہ خطبہ جمعہ کے تسلسل میں بتایا کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی راہ میں استقامت اختیار کرتے ہیں اللہ تعالیٰ انہیں خوشخبری دیتا ہے کہ ان پر فرشتے نازل ہوں گے جو ان کو خوف اور غم سے آزاد کر دیں گے۔

حضور نے فرمایا فرشتوں کا نزول مختلف رنگ میں ہوتا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تاریخ اسلام کے مختلف واقعات کا حوالہ دیتے ہوئے فرشتوں کے ظاہری نزول اور تمثل اختیار کرنے کے ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور نے فرمایا اس طرح سے جماعت احمدیہ کی تاریخ بھی فرشتوں کے نزول سے بھری ہوئی ہے۔ حضور نے بطور مثال انڈونیشیا کا ایک واقعہ اور پھر پاکستان کے دو واقعات بیان فرمائے۔

حضور نے ان واقعات کے بیان کے بعد ان واقعات کو محفوظ کرنے کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور فرمایا کہ اگر آج اس امانت کی حفاظت نہ کی گئی تو یہ قیمتی خزانہ ضائع ہو جائے گا۔ حضور نے ہدایت فرمائی کہ جس جس احمدی کے علم میں ایسے واقعات ہیں وہ نظام جماعت کے توسط سے معین شہادتوں کی روشنی میں نزولِ ملائکہ کے ایسے واقعات بھجوائیں۔ حضور نے فرمایا یہ ہدایت صرف پاکستان کے لئے نہیں ہے بلکہ تمام دنیا کے ہر ملک میں بسنے والے احمدی ایسے واقعات بھجوائیں۔ حضور نے یہ بھی فرمایا کہ یہ واقعات ڈاک کی بجائے دستی بھجوائے جائیں۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کیلئے مصیبتوں کیلئے تیار ہو جاؤ

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو وہ تمہیں دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں ؂

"خدا بڑی دولت ہے اس کے پانے کے لیے مصیبتوں کے لیے تیار ہو جاؤ۔ وہ بڑی مراد ہے اس کے حاصل کرنے کے لیے جانوں کو فدا کرو۔ عزیزو! خدا تعالیٰ کے حکموں کو بے قدری سے نہ دیکھو۔ موجودہ فلسفہ کی زہر تم پر اثر نہ کرے۔ ایک بچے کی طرح بن کر اسکے حکموں کے نیچے چلو۔ نماز پڑھو۔ نماز پڑھو کہ وہ تمام سعادتوں کی کنجی ہے اور جب تو نماز کے لیے کھڑا ہو تو ایسا نہ کر کہ گویا تو ایک رسم ادا کر رہا ہے بلکہ نماز سے پہلے جیسے ظاہر وضو کرتے ہو ایسا ہی ایک باطنی وضو بھی کرو اور اپنے اعضاء کو غیر اللہ کے خیال سے دھو ڈالو۔ تب ان دونوں وضوؤں کے ساتھ کھڑے ہو جاؤ اور نماز میں بہت دعا کرو اور رونا اور گڑگڑانا اپنی عادت کر لو تا تم پر رحم کیا جائے۔

سچائی اختیار کرو سچائی اختیار کرو کہ وہ دیکھ رہا ہے کہ تمہارے دل کیسے ہیں۔ کیا انسان اسکو بھی دھوکہ دے سکتا ہے؟ کیا اس کے آگے بھی مکاریاں پیش جاتی ہیں؟ نہایت بدبخت آدمی اپنے فاسقانہ افعال اس حد تک پہنچاتا ہے کہ گویا خدا نہیں۔ تب وہ بہت جلد ہلاک کیا جاتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اس کی کچھ بھی پرواہ نہیں ہوتی۔

عزیزو اس دنیا کی مجرد منطق ایک شیطان ہے اور اس دنیا کا خالی فلسفہ ایک ابلیس ہے جو ایمانی نور کو نہایت درجہ گھٹا دیتا ہے اور بے باکیاں پیدا کرتا ہے۔ اور قریب قریب دہریت کے پہنچاتا ہے سو تم اس سے اپنے تئیں بچاؤ اور ایسا دل پیدا کرو جو غریب اور مسکین ہو اور بغیر چوں و چرا کے حکموں کو ماننے والے ہو جاؤ جیسا کہ بچہ اپنی والدہ کی باتوں کو مانتا ہے۔

قرآن کریم کی تعلیمیں تقویٰ کے اعلیٰ درجہ تک پہنچانا چاہتی ہیں ان کی طرف کان دھرو اور ان کے موافق اپنے تئیں بناؤ۔

قرآن شریف انجیل کی طرح تمہیں صرف یہی نہیں کہتا کہ نامحرم عورتوں یا ایسوں کو جو عورتوں کی طرح محل شہوت ہو سکتی ہے شہوت کی نظر سے مت دیکھو بلکہ اس کی کامل تعلیم کا منشاء یہ ہے کہ تو بغیر ضرورت نامحرم کی طرف نظر مت اٹھا نہ شہوت سے اور نہ بغیر شہوت بلکہ چاہیئے کہ تو آنکھیں بند کر کے اپنے تئیں ٹھوکر سے بچاوے تا تیری دلی پاکیزگی میں کچھ فرق نہ آوے سو تم اپنے مولا کے اس حکم کو خوب یاد رکھو اور آنکھوں کے زنا سے اپنے تئیں بچاؤ اور اس ذات کے غضب سے ڈرو جس کا غضب ایک دم میں ہلاک کر سکتا ہے۔ قرآن شریف یہ بھی فرماتا ہے کہ تو اپنے کانوں کو بھی نامحرم عورتوں کے ذکر سے بچا اور ایسا ہی ہر ایک ناجائز ذکر سے۔

مجھے اس وقت اس نصیحت کی حاجت نہیں کہ تم خون نہ کرو کیونکہ بجز نہایت شریر آدمی کے کون ناحق کے خون کی طرف قدم اٹھاتا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ ناانصافی پر ضد کر کے سچائی کا خون نہ کرو۔ حق کو قبول کر لو۔ اگرچہ ایک بچہ سے۔ اور اگر مخالف کی طرف سے حق پاؤ تو پھر فی الفور اپنی خشک منطق چھوڑ دو۔ سچ پر ٹھہر جاؤ اور سچی گواہی دو۔ جیسا کہ اللہ جلشانہٗ فرماتا ہے۔ فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور۔ یعنی بتوں کی پلیدی سے بچو اور جھوٹ سے بھی کہ وہ بت سے کم نہیں۔ جو چیز قبلہ حق سے تمہارا منہ پھیرتی ہے وہی تمہاری راہ میں بت ہے سچی گواہی دو۔ اگرچہ تمہارے باپوں یا بھائیوں یا دوستوں پر ہو۔ چاہیئے کہ کوئی عداوت بھی تمہیں انصاف سے مانع نہ ہو۔

باہم بخل اور کینہ اور حسد اور بغض اور بے مہری چھوڑ دو اور ایک ہو جاؤ۔ قرآن شریف کے بڑے حکم دو ہی ہیں ایک توحید و محبت و اطاعت باری عزّ اسمہٗ دوسری ہمدردی اپنے بھائیوں اور بنی نوع کی" (ازالہ اوہام صفحہ ۴۴۶ - ۴۵۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ۔ پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبد الحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ ۔ قیمت: ۵۵ پیسے ۔

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۹ ربیع الثانی ۱۴۰۳ھ

۱۳ تبلیغ ۱۳۶۳ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اتمامِ حجت کے بعد

مومنوں پر عائد ہونے والا اہم فرض

مامورین الٰہی لوگوں کی ہدایت یابی کے لئے مبعوث ہوتے ہیں وہ انہیں ہدایت کی طرف بلانے میں انتہائی محنت و مشقت اور جانسوزی کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ اس کے باوجود جب لوگ ان کی آواز پر کان نہیں دھرتے اور از خود اپنی اصلاح کرنے کی بجائے ان کی مخالفت میں حد سے زیادہ بڑھ جاتے ہیں اور ہدایت سے دُور سے دُور تر ہوتے چلے جاتے ہیں تو مامورین الٰہی پر ان کی ہدایت سے محرومی از حد شاق گزرتی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح لوگ جلد از جلد ہدایت کی راہ اختیار کر کے اللہ تعالےٰ کی امان کے نیچے آجائیں۔

یہ تڑپ کہ لوگ حق کی مخالفت سے باز آ کر کسی طرح جلد از جلد ہدایت کی راہ اختیار کرلیں۔ سب سے بڑھ کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی تھی۔ آپؐ اس غم میں گھلے جاتے تھے کہ لوگ ہدایت کی راہ کیوں اختیار نہیں کرتے اور کیوں ہلاکت کی طرف بڑھے جا رہے ہیں۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آپؐ کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ اَلَّا يَكُوْنُوْا مُؤْمِنِيْنَ ۝

(الشعراء آیت ۴)

تو جہاں شاید تُو اپنی جان کو ہلاکت میں ڈالے گا کہ وہ کیوں نہیں مومن ہوتے۔

دراصل اللہ تعالےٰ کا منشاء یہ ہوتا ہے کہ لوگ انشراح صدر کے بعد اپنی مرضی سے ہدایت کو قبول کریں اور جو قبول کرنا نہیں چاہتے وہ قبول نہ کریں اور اگر حق کی مخالفت کرنا چاہتے ہیں تو اس کی مخالفت میں پورا زور لگا کر دیکھ لیں بالآخر ہوگا یہی کہ وہ اپنی قوت اور کثرت تعداد کے باوجود حق کو مٹانے کے منصوبوں میں ناکام ہوں گے اور حق غالب آ کر رہے گا ایسا کب ہوگا اس کا علم بجز خدا تعالےٰ کے اور کسی کو نہیں ہوتا۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے یہ بھی فرمایا:۔

اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً فَظَلَّتْ اَعْنَاقُهُمْ لَهَا خٰضِعِيْنَ ۝ وَمَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ ذِكْرٍ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثٍ اِلَّا كَانُوْا عَنْهُ مُعْرِضِيْنَ ۝ فَقَدْ كَذَّبُوْا فَسَيَاْتِيْهِمْ اَنْۢبٰٓؤُا مَا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ (الشعراء آیات ۵ تا ۷)

(الشعراء آیات ۵ تا ۷)

اگر ہم چاہیں تو آسمان سے اُن پر ایک ایسا نشان اتار دیں کہ اسکے سامنے ان کی گردنیں جھکی کی جھکی رہ جائیں۔ اور رحمٰن کی طرف سے کبھی کوئی ذکر نہیں آتا جس سے لوگ اعراض نہ کرتے ہوں۔ سو (چونکہ) انہوں نے (خدا تعالےٰ کی آیتوں کو) جھٹلایا ہے اس کے نتیجہ میں (بالآخر) ان کے استہزا کی حقیقت ضرور ان پر کھلے گی

اللہ تعالےٰ نے یہ اس لئے فرمایا کہ خدا تعالےٰ لوگوں سے حق و صداقت کو جبر سے منوانا نہیں چاہتا۔ وہ ان لوگوں کو جو حق قبول نہیں کرتے اور اس کی مخالفت کر کے اسے مٹا دینا چاہتے ہیں پورا موقعہ دیتا ہے کہ وہ حق کی مخالفت میں جتنا زور لگانا چاہتے ہیں لگا کر دیکھ لیں۔ ہوگا یہی کہ وہ اپنے مقصد میں ناکام ہوں گے اور حق غالب آ کر رہے گا۔ اللہ تعالےٰ مخالفین حق کو جو کھلی مہلت دیتا ہے اس کی وجہ سے مامورین الٰہی اور انکے متبعین کو ان کے مخالفانہ منصوبوں کی وجہ سے بے انتہاء مشکلات اور ناقابل بیان مصائب کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ ان حالات میں انہیں خدا تعالےٰ کی طرف سے بار بار یہی ہدایت ملتی ہے کہ وہ ان مصائب پر صبر سے کام لیں اور جو فرض انہیں سونپا گیا ہے۔ اپنی استطاعت کی آخری حد تک اسے ادا کرتے چلے جائیں اور اس وقت تک کرتے چلے جائیں جب تک کہ مخالفین حق پر ہر رنگ میں حجت پوری نہ ہو جائے۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مخاطب کر کے مزید فرمایا:۔

فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ اُولُوا الْعَزْمِ مِنَ الرُّسُلِ وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ ۭ كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ مَا يُوْعَدُوْنَ ۙ لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا سَاعَةً مِّنْ نَّهَارٍ ۭ بَلٰغٌ ۚ فَهَلْ يُهْلَكُ اِلَّا الْقَوْمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝ (الاحقاف آیت ۳۶)

اے رسول! تُو اسی طرح صبر کر جس طرح تجھ سے پہلے اولوالعزم رسولوں نے صبر کیا۔ ان کے لئے جلدی نہ کر۔ جس دن یہ لوگ وہ کچھ دیکھیں گے جس کا ان سے وعدہ کیا جا رہا ہے۔ تو انہیں معلوم ہوگا کہ وہ دنیا میں ایک گھڑی سے زیادہ نہیں ٹھہرے۔ قرآن تو ایک نصیحت ہے ہلاک وہی ہوں گے جنہوں نے نافرمانی کو اپنا شعار بنا لیا ہے۔

اس کے بعد جب کفار مکہ پر ہر طرح سے حجت پوری ہوگئی تو خدا تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اور آپؐ کی وساطت سے صحابہ کرامؓ کو دو حکم دیئے ایک کفار مکہ کے متعلق اور ایک ایمان والے مخلصین کے متعلق۔ کفار مکہ کے متعلق تو یہ حکم دیا کہ اے مومنو! ان صاحب ثروت مخالفین سے تم کنارہ کش ہو جاؤ اور ان کا معاملہ خدا پر چھوڑ دو اور انہیں مزید کچھ مہلت دو۔ خدا خود ان سے نمٹ لے گا۔ مومنوں کو خود ان کے متعلق یہ حکم دیا کہ وہ اپنے وقت کو زیادہ سے زیادہ ذکر الٰہی میں گزاریں اور اسے ہی اپنا کارساز بنائیں۔ اس کے حضور جھکے رہیں۔ اور دعاؤں کے ذریعہ اس سے اس کی نصرت طلب کرتے رہیں (حوالہ کے لئے دیکھیں سورۃ المزمل آیات ۹ تا ۱۲) حقیقت یہی ہے کہ خدائی جماعتوں کی ذمہ داری یہی ہوتی ہے کہ وہ حق کو لوگوں تک پہنچا دیں۔ اس راہ میں جو تکلیفیں انہیں دی جائیں اور جو اذیتیں انہیں پہنچائی جائیں انہیں صبر سے برداشت کریں اور پیغام حق کی اشاعت میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں یہاں تک کہ حجت پوری ہو جائے۔ حجت پوری ہونے پر ان کا کام صرف اتنا رہ جاتا ہے کہ وہ اللہ تعالےٰ کے حضور پہلے سے بھی بڑھ کر جھکیں۔ اور اس سے پورے درد و سوز سے دعائیں کریں اور کرتے چلے جائیں یہاں تک کہ خدا تعالےٰ اپنا فیصلہ صادر کر دے۔

سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ احمدیہ علیہ السلام چونکہ اسلام کو جملہ دیگر ادیان پر غالب کرنے کی غرض سے بھیجے گئے تھے۔ اس لئے آپ نے یہ فرض کمال محنت اور جانفشانی اور کامیابی سے ادا کرنے اور تمام ادیان پر حجت پوری کرنے کے بعد اپنے متبعین کو نصیحت فرمائی کہ

"تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالےٰ کی ان عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالےٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہوں گی مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ۔ ہر قسم کے حسد، کینہ، بغض، غیبت اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے جیسے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔"

(ملفوظات جلد سوم صفحہ ۲۸۳)

"الفضل" کی اشاعت آسانی سے دس ہزار کی جا سکتی ہے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کے اس ارشاد کو پورا کرنے کے لیے آپ کیا کوشش کر رہے ہیں؟

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقریر شبینہ اجلاس جلسہ سالانہ ۱۹۸۲ء

سیرت حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکرم عبدالرشید صاحب طاہر درجہ خامسہ جامعہ احمدیہ ربوہ

"مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَي الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ بَيْنَهُمْ تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ۭ" (الفتح)

"رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلِاِخْوَانِنَا الَّذِيْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِيْمَانِ"

..... (الحشر آیت: ۱۱)

ایک روز میں نے اشہبِ فکر کو صحابہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی یادوں کے سبزہ زاروں میں چھوڑا تو وہ چلتے چلتے ایک نحیف اور کمزور جسم پر جا کر ٹھہر گیا جو بڑی معصومیت اور محبت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے احادیث سنا کرتا تھا۔ ہاں وہی فاقہ کش جو بعد میں بحرین کا گورنر بنا یعنی پاک محمد مصطفیٰ نبیوں کے سردار کے پیارے صحابی حضرت ابوھریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آپ ۷ھ میں یمن میں پیدا ہوئے آپ ازد قبیلہ جو کہ دوس قبیلہ کی ایک شاخ ہے سے تعلق رکھتے تھے۔ آپکا نام عبدالرحمٰن والد کا نام صخر اور والدہ کا نام امیمہ تھا۔ عبدالرحمٰن نام آپ کے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکھا تھا۔ آپ کی کنیت ابوھریرہ تھی اس کے رکھنے کی وجہ یہ تھی کہ آپ اپنے خاندان کی بکریاں چرایا کرتے تھے اور ایک بلی کے بچہ سے ہر وقت کھیلتے رہتے تھے۔ جب رات ہوتی تو درخت کی کھوہ میں رکھ دیتے اور صبح ہوتی تو پھر اپنے ساتھ لیے پھرتے چنانچہ اسی بناء پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیار سے آپ کو ابا ہر فرمایا کرتے تھے یعنی بلے کا باپ۔ لیکن لوگوں نے آپ کو ابا ہر کی بجائے ابوہریرہ کہنا شروع کر دیا۔ اور یہی مشہور ہو گیا۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۶)

بچپن بچپن میں باپ کا سایہ سر سے اٹھ گیا۔ اس لیے فقر و افلاس آپ کے ساتھی بن گئے چنانچہ پیٹ کی آگ بجھانے کے لیے ایک رئیس عورت کے پاس ملازم ہو گئے جیسا کہ خود فرماتے ہیں:۔

"میں برۃ بنت غزوان کا پیٹ بھر کھانے اور گھر کے خرچ کے عوض ملازم تھا جب وہ لوگ سواری کرتے تو میں ان کے آگے آگے چلتا اور جب اترتے تو میں ان کی خدمت کرتا۔" (طبقات ابن سعد جلد ۴ صفحہ ۲۵۳)

آپ کا خاندان آپ کا خاندان بہت بہادر نڈر اور شجاع خاندان تھا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم فرمایا کرتے تھے۔

"ازدی قبیلہ کے لوگ زمین پر خدا کے بازو ہیں۔ لوگ انہیں ذلیل کرنا اور نیچا دکھانا چاہتے ہیں جبکہ خدا انہیں اوپر اٹھانا چاہتا ہے۔ یعنی عزت دینا چاہتا ہے لوگوں پر یقیناً ایک زمانہ آئے گا کہ وہ کہیں گے کاش میرا باپ ازدی ہوتا یا کاش میری ماں ازدی ہوتی۔" (ترمذی ابواب المناقب جلد ۲ صفحہ ۲۵۵)

حلیہ آپ کا حلیہ سفیدی مائل گندمی رنگ چوڑا سینہ گداز جسم، سامنے کے دو دانتوں میں فاصلہ، ڈاڑھی زرد اور بالوں کی لٹیں لمبی لمبی تھیں جنہیں آپ دو حصوں میں کر لیتے تھے۔ دونوں شانوں کے درمیان بہت فاصلہ تھا۔

(طبقات ابن سعد جزء ۴ ق ۲ صفحہ ۵۹)

قبول اسلام دوس قبیلہ کے حضرت طفیل بن عمرو مکہ میں مسلمان ہونے تھے پھر اپنی قوم میں چلے گئے اور پیغام حق پہنچاتے رہے ۷ ہجری میں یہ مستقل طور پر ہی مدینہ میں ہی اقامت پذیر ہو گئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی۔ یا رسول اللہ دوس قبیلہ ہلاک ہو گیا کیونکہ اس نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر کے خدا کے حکم کی نافرمانی کی ہے لہذا ان کیلئے بددعا فرمایئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ اٹھائے اور فرمایا

اَللّٰهُمَّ اهْدِ دَوْسًا وَّاْتِ بِهِمْ

اے پروردگار دوس قبیلہ کو ہدایت دے اور انہیں اپنے در پر لے آ۔ حضرت ابوہریرہؓ اس دعا کی قبولیت کا ایک روشن نشان تھے۔

دوس قبیلہ کا یہ فدائی ایسا دین اسلام میں آیا کہ پھر موت کے علاوہ اور کوئی چیز اسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دہلیز سے جدا نہ کر سکی۔ تمام صحابہ اور تمام محدثین نے آپ کے اس وصف کو نمایاں طور پر بیان کیا ہے۔ فتح خیبر کے سال یعنی ۷ ہجری میں یہ اسلام لائے۔

قبول اسلام کے وقت آپ کی عمر تقریباً ۳۰ سال تھی۔ جس صبح مدینہ پہنچنے والے تھے تمام رات یہ شعر پڑھتے رہے۔ ؎

یا لیلۃً من طولھا وعنائھا
علیٰ أنھا من دارۃ الکفر نجت

(بخاری کتاب المغازی قصہ دوس وطفیل بن عمرو دوسی جلد ۲)

یہ رات کتنی لمبی ہو گئی ہے اور کتنی کوفت والی ہے یہ رات مجھے دار الکفر سے نکال لائی ہے۔

راستہ میں آپ کا غلام گم ہو گیا تھا جب مدینہ پہنچے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو وہ غلام بھی آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ ہے تمہارا غلام۔ لیکن اب حضرت ابوہریرہؓ وہ ابوہریرہ نہ تھے وہ تو خود غلام بن چکے تھے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں نے خدا کی رضا کے لیے اسے آزاد کر دیا۔

اللہ اللہ!! ایمان لاتے ہی کایا پلٹ گئی سوائے خدا اور خدا کے رسول کے اور کوئی خیال باقی نہ رہا۔ نہ کھانے پینے کا ہوش تھا نہ گھر بار کا خیال فاقے کاٹے بھوک اور پیاس برداشت کی لیکن یہ گوارا نہ کیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا شانہ مبارک سے باہر تشریف لائیں اور ابوہریرہ پذیرائی کے لیے موجود نہ ہوں خود فرماتے ہیں۔

بعض اوقات میں ناقوں سے نڈھال ہو جاتا چونکہ کسی کو معلوم نہ ہوتا کہ بھوک کی وجہ سے بے ہوش ہے وہ سمجھتے آسیب زدہ ہے لہذا میرے سینہ پر چڑھتے اور زمانہ کے رواج کے مطابق زدوکوب سے علاج کرتے لیکن انہیں کیا معلوم کہ میں تو بھوک سے بے ہوش ہوتا تھا

عشق رسول آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں آپ نے وہ کمال پیدا کیا کہ ہر لمحہ حضور ہی کا قول اور فعل اور پیاری ادائیں آپ کے لیے مشعل راہ بنی ہوئی تھیں۔ اس بلہبی محبت کی آگ یک طرفہ نہ تھی بلکہ حضورؐ کی طرف سے بھی آپ پر بے پایاں شفقتوں کی موسلا دھار بارش جاری تھی۔ محبت رسول میں آپ نے جو دکھ اٹھائے اور فاقہ کشی کے دن گزارے خدا اور اس کے رسول نے دنیا میں ہی اس کی جزاء کے طور پر بارہا آپ کے لیے معجزات کی صورت میں اطمینان جسم و جان کا سامان مہیا فرمایا ایسے ہی ایک واقعہ کا ذکر تاریخ نے یوں محفوظ کیا ہے۔ کہ ایک دفعہ آپ پر شدید بھوک کی کیفیت طاری تھی اور سیری کا کوئی سامان نظر نہ آیا تھا۔ اسی پریشانی کے عالم میں تھے کہ شفیق آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادھر سے گزر ہوا آپ نے ابوہریرہؓ کا چہرہ پڑھ لیا اور دل کی بات سمجھ گئے آواز دی ابوہریرہ! عرض کیا لبیک یا رسول اللہؐ فرمایا آؤ میرے ساتھ چلو جب گھر پہنچے تو دیکھا کہ دودھ کا ایک پیالہ پڑا ہے آپؐ نے گھر والوں سے دریافت فرمایا کیا یہ پیالہ تحفہ میں ملا ہے جواب ملا جی ہاں! آپؐ نے فرمایا جاؤ اور اصحاب صفہ کو بھی بلا لاؤ حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں مجھے یہ غم کھائے جا رہا تھا کہ میرے حصے میں اس دودھ سے کیا آئے گا لیکن کر سکتا تھا میں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ایلچی تھا ان سب کو بلا لایا اب جب وہ آ گئے تو دوسری مصیبت یہ آن پڑی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہؓ پہلے انکو دودھ پلاؤ۔ اب میں نے خیال کیا کہ میرے لیے کیا بچے گا؟ ایک کے بعد دوسرے کو پیالہ پیش کرتا رہا میری بھوک کا تقاضا تو یہ تھا کہ میں پہلے سیر ہو کر پی لیتا۔ لیکن تعمیل ارشاد کے سوا کوئی چارہ نہ تھا۔ جب تمام اصحاب صفہ سیر ہو چکے تو آپؐ نے پیالہ اپنے ہاتھ میں لیا اور فرمایا ابوہریرہؓ آؤ اب تم دودھ پیو۔ سبحان اللہ! کیا پیار کا انداز ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک شفیق والد کیطرح پیالہ تھامتے ہیں اور حضرت ابوہریرہؓ کو پلاتے ہیں۔ تصور فرمایئے جب یہ نظارہ حضرت ابوہریرہؓ یاد کرتے ہوں گے۔ تو آپ کی آنکھیں کیوں نہ ڈبڈبا جاتی ہوں گی۔ جب حضرت ابوہریرہؓ نے سیر ہو کر دودھ پی لیا تو پھر ارشاد ہوتا ہے ابوہریرہ اور پیو۔ حضرت ابوہریرہؓ ایک بار اور پیالہ سے لگاتے ہیں اور پھر ہٹا لیتے ہیں۔ پھر ارشاد ہوتا ہے ابوہریرہؓ اور پیو! پھر حضرت ابوہریرہؓ پیالہ منہ سے لگاتے ہیں اور ہٹا لیتے ہیں پھر شفیق باپ کہتے ہیں ابوہریرہؓ اور پیو۔ اب حضرت ابوہریرہؓ عرض کرتے ہیں یا رسول اللہؐ اب تو دودھ ناخنوں سے بھی نکلنے والا ہے۔ چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیالے کو اپنے دہن مبارک سے لگاتے ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل جلد ۲)

کتنے مبارک تھے یہ فاقے اور کتنے مبارک تھے وہ وجود جنہوں نے زمین و آسمان کے خالق کی قدرتوں کے کرشمے دیکھے۔ کیا پھر بھی ان لوگوں کے ایمانوں میں اضافہ نہ ہوتا کیوں نہیں کئی گنا اضافہ ہوا تبھی تو ان کے اندر اعلیٰ درجہ کا معاشرہ وجود پذیر ہوا

آپ کو صرف تین سال صحبت نبوی میں گزارنے نصیب ہوئے۔ مگر اس قلیل عرصہ میں ان کے اندر ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہوا جس نے انہیں زمین کی پستیوں سے اٹھا کر آسمان کی رفعتوں تک پہنچا دیا۔ ہر وقت حضورؐ کے دیدار کے مشتاق رہے۔ ایک موقعہ پر اس کا اظہار بھی کیا فرماتے ہیں۔ یا رسول اللہ آپ کا مشاہدہ جمال میری جان کا سرمایہ رحمت اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

(مہاجرین و انصار مرتبہ سید نصیر احمد جامعی صفحہ ۱۴۰)

ایک دفعہ آپ کے سامنے بھنی ہوئی بکری بطور تحفہ پیش کی گئی تو آپ کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو گئے فرمایا میں کسطرح بھنی ہوئی بکری کھا سکتا ہوں جبکہ میرے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے کبھی جو کی روٹی سے پیٹ بھر کر کھانا نہیں کھایا۔

(بخاری کتاب الاطعمہ جلد ۲ صفحہ ۸۱۶ باب ما کان النبیؐ واصحابہ یاکلون)

تسبیح و استغفار حضرت ابوہریرہؓ کی زندگی کا بھی تو مشاہدہ کرو کیسی معرفت اور کیسی احتیاط تھی۔ خوف خدا اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خشیتِ الٰہی آپ کے جسم کے ذرہ ذرہ میں رچی ہوئی تھی۔ آپ روزانہ بارہ ہزار مرتبہ تسبیح و استغفار کرتے آپ کے پاس ایک تھیلی ہوتی جس میں گٹھلیاں اور کنکریاں بھری رہتیں۔ جن پر گن گن کر سبحان اللہ کا ورد کرتے جب ایک تھیلی ختم ہو جاتی تو اپنی باندی کو حکم دیتے کہ اس میں گٹھلیاں اور کنکر بھر کر لا دے۔

(اصحابہ جلد، ص۳۰۶ و تذکرۃ الحفاظ جلد ۱ ص۳۳)

خدا کے محبوب اور پیارے بندوں میں اور خوبیوں کے علاوہ ایک خوبی سادگی کی بھی بدرجۂ اتم پائی جاتی ہے۔ ذرا حضرت ابوہریرہؓ کی سادگی کو دیکھئے آپ فقر سے امیر ہوئے مگر شیخی اور گھمنڈ کو کبھی قریب نہ پھٹکنے دیا۔

طبقاتِ ابن سعد میں ہے کہ جب آپ شہر سے باہر نکلتے تو گدھے پر سوار ہوتے جس پر نمدہ کسا ہوتا اور چھال کی رسی کی لگام ہوتی جب کوئی سواری کے سامنے آتا تو مذاق سے کہتے راستہ چھوڑ دو حاکم شہر کی سواری آتی ہے۔

(طبقات ابن سعد جزو ۴ ص۶۰ ق ۲)

سچ ہے جو مزہ سادگی میں ہے وہ تکلف میں کہاں۔ ذوق نے کیا ہی خوب کہا۔

؎ اے ذوق تکلف میں ہے تکلیف سراسر
آرام سے ہیں وہ جو تکلف نہیں کرتے

حضرات: کہتے ہیں پسند اپنی اپنی خیال اپنا اپنا ہر ایک کی کوئی نہ کوئی پسند ہوتی ہے۔ ذرا حضرت ابوہریرہؓ کی پسند بھی ملاحظہ ہو آپ اپنی پسند میں بھی خدا کو نہیں بھولے خود فرماتے ہیں۔

مجھے بخار کے علاوہ کوئی بیماری پسند نہیں کیونکہ وہ ہر جوڑ میں درد پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر جوڑ کو اس کے اجر کا حصہ دیتا ہے۔

(طبقات ابن سعد جزو ۴)

حدیث میں آپ کا امتیاز

حضرت ابوہریرہؓ کا سب سے نمایاں وصف اور یادگاری کارنامہ جس نے تاریخ اسلام میں آپ کو ممتاز مقام عطا کیا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے کثیر تعداد میں احادیث روایت کرنا ہے حالانکہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی صحبت میں صرف تین سال کا عرصہ رہنے کا موقع ملا۔ لیکن ان تین سالوں میں ارشاداتِ نبوی کو اس طرح دامن میں سمیٹا ہے کہ کوئی گوہر زمین پر پڑنے نہیں دیا۔ اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو سلطان الحدیث کا عظیم الشان خطاب ملا۔

حضرت امام بخاریؒ نے حضرت ابوہریرہؓ کی روایات کی تعداد ۵۳۰۰ بیان فرمائی ہے۔ بعض روایات میں یہ بھی آیا ہے کہ آپ سے ۵۳۷۰ احادیث مروی ہیں دوسرے راویوں کی نسبت یہ ایسا امتیاز ہے جو قیامت تک سنہری حروف سے لکھا جاتا رہے گا اور حفظِ احادیث کا شوق رکھنے والوں کو بطور مثال اور نمونہ بنایا جاتا رہے گا یہ معجزانہ امتیاز آپکو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کے نتیجہ میں حاصل ہوا۔

آپ بیان کرتے ہیں کہ میں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اپنے حافظے کی شکایت کی یا رسول اللہ آپ کے ارشادات کو سنتا ہوں لیکن یاد نہیں رکھ سکتا اور میں تو پہلے ہی دیر سے اسلام لایا ہوں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ابوہریرہؓ! اپنی چادر بچھاؤ چنانچہ میں نے وہ چادر جو اپنے اوپر لی ہوئی تھی بچھا دی نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرمائی اور پھر فرمایا ابوہریرہؓ اب چادر اوڑھ لو چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا اور حضرت ابوہریرہؓ کہتے ہیں کہ اس کے بعد مجھے کوئی حدیث نہیں بھولی۔

(ترمذی ابواب المناقب)

حافظے کا عظیم الشان امتحان

خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا سے آپکو بے مثال حافظہ عطا فرمایا تھا اور یہ دعا ہی کا نتیجہ تھا کہ آئندہ جب کبھی کسی نے آپ کے حافظے کا امتحان لیا آپ خدا کے فضل و کرم سے ہر امتحان میں کامیاب ہوئے۔

ایک دفعہ آپ کے حافظہ کا عظیم الشان امتحان لیا گیا۔ ہوا یوں کہ مروان بن الحکم، جو دمشق کی مروانی حکومت کا سب سے بڑا حاکم تھا، اس نے ایک دفعہ حضرت ابوہریرہؓ کو اپنے دربار میں طلب کیا۔ اور آپ کے آنے سے پہلے اپنے سیکرٹری کو حکم دیا کہ وہ پس پردہ قلم دوات اور کاغذ لے کر بیٹھ جائے اور جو کچھ حضرت ابوہریرہؓ سے پوچھا جاوے اس کو لکھتا جائے جب حضرت ابوہریرہؓ تشریف لے آئے تو مروان نے کثیر تعداد میں آپ سے احادیث پوچھیں آپ سناتے گئے اور سیکرٹری پس پردہ لکھتا رہا۔ احادیث سنانے کے بعد مجلس برخواست ہو گئی۔ مروان نے ہر احادیث کا مجموعہ بحفاظت تمام رکھوا دیا جب پورا ایک سال گزر گیا تو مروان نے آپ کو دوبارہ طلب کیا تاکہ حافظے کا امتحان لے اور اپنے سیکرٹری کو دیا دیا کہ وہ مکتوبہ احادیث کو لے کر پس پردہ بیٹھ جائے اور دیکھے کہ حضرت ابوہریرہؓ کہیں کمی یا زیادتی تو نہیں کرتے؟ چنانچہ جب حضرت ابوہریرہؓ تشریف لائے تو مروان نے وہی احادیث سنانے کو کہا جو ایک سال پہلے سنائی تھیں۔ حضرت ابوہریرہؓ نے ترتیب وار وہی احادیث سنائیں ان کے سیکرٹری کا کہنا ہے کہ حضرت ابوہریرہؓ نے باوجود ایک سال گزرنے کے ایک لفظ کی بھی کمی بیشی نہ کی۔

تعلیم

آپ عام تعلیم کے لحاظ سے صحابہ میں بہت نمایاں تھے مادری زبان عربی تھی اس کے علاوہ فارسی بھی جانتے تھے آپ کو اپنی طرح لوگوں کو بھی تعلیم دینے کا بہت شوق تھا۔ ایک دفعہ بازار میں گئے اور لوگوں کو مخاطب کر کے کہا! آپ لوگ یہاں بیٹھے کیا کر رہے ہیں؟ مسجد میں جاؤ۔ جہاں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی میراث تقسیم ہو رہی ہے لوگ بھاگ کر مسجد کی طرف گئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں۔ وہ واپس لوٹے اور آکر کہا کہ وہاں تو کوئی میراث تقسیم نہیں ہو رہی آپ نے فرمایا تم پر افسوس یہی تو تمہارے نبی کی میراث ہے

آپ علمیت کا بڑا چرچا تھا یہاں تک کہ لوگ اپنے بچوں کو تعلیم کی غرض سے آپ کے پاس چھوڑ جاتے ابن سیرین نے اپنے ایک بچے کی کنیت بھی ابوہریرہ رکھ دی تھی۔

احادیث بیان کرتے وقت رقت

جب آپ احادیث بیان کرنے لگتے تو آپؓ پر انتہائی رقت طاری ہو جاتی۔ اس رقت کا اندازہ اس اس واقعہ سے ہو جاتا ہے۔ کہ آپ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اقوال سے کسقدر محبت تھی۔

ایک بار شقیا الاصبحی مدینہ آئے تو کیا دیکھتے ہیں کہ ایک شخص کے گرد بھیڑ لگی ہوئی ہے پوچھا یہ کون ہے؟ جواب ملا ابوہریرہؓ ہیں آپ درس دے رہے تھے جب فارغ ہوئے تو شقیا الاصبحی نے تنہائی میں جا کر آپ سے ایک حدیث سنانے کی درخواست کی جو آپ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اچھی طرح سنی ہو چنانچہ شقیا الاصبحی کہتے ہیں کہ آپ نے میری درخواست قبول فرمائی اور ابھی حدیث کا ارادہ ہی کیا تھا کہ چیخیں مار مار کر رونے لگ گئے جب قدرے خاموش ہوئے تو یوں گویا ہیں تمہیں حدیث سناتا ہوں اور یہ مجھے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس گھر میں ارشاد فرمائی تھی اور حضورؐ کے گھر کیطرف اشارہ کیا۔ اسوقت گھر میں میرے اور آپؐ کے سوا کوئی نہ تھا یہ کہا اور پھر دھاڑیں مار مار کر رونے لگے ذرا افاقہ ہوا تو منہ کو پونچھا اور فرمایا ہاں میں تمہیں حدیث سناتا ہوں اور یہ مجھے حضورؐ نے اس گھر میں سنائی تھی میں تھا اور رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور کوئی تیسرا نہ تھا۔ یہ فرمایا اور پھر چیخیں مار مار کر رونے لگے۔ اور روتے روتے منہ کے بل گر گئے میں نے دیر تک سہارا دیئے رکھا دیر کے بعد ہوش میں آئے تو یوں گویا ہوئے آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ:۔

قیامت کے دن خدا تعالیٰ اپنی مخلوق کا فیصلہ فرمائے گا جبکہ تمام مخلوق گھٹنوں کے بل بیٹھی ہو گی۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ حافظِ قرآن کو بلائے گا اور اس سے پوچھے گا بتا تجھے میں نے اپنے کلام کا علم عطا فرمایا تو نے اس علم کے مطابق کیا کیا؟ تو حافظِ قرآن جواب دے گا کہ میں رات دن اس کی تلاوت کرتا رہا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے فرشتے بھی اسکی تائید کریں گے کہ اے حافظِ قرآن! تو نے غلط بیانی سے کام لیا اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ تو یہ سب کچھ اس لیے کیا کرتا تھا تا کہ لوگ تجھے قاری کہیں جا! یہ غرض تجھے حاصل ہو گئی۔

پھر مالدار آدمی کو بلایا جائے گا اور اس سے پوچھا جائے گا کہ بتا تجھے میں نے اس قدر فراخی عطا کی تھی تو نے اسے کہاں کہاں خرچ کیا؟ وہ جواب دے گا اے پروردگار میں نے رشتہ داروں کو بھی مال دیا اور صدقہ خیرات بھی کرتا رہا خدا تعالیٰ یہ بات سن کر فرمائے گا تو جھوٹ بول رہا ہے اور فرشتے بھی کہیں گے ہاں تو جھوٹ بول رہا ہے اللہ تعالیٰ فرمائے گا تو سب کچھ اس لیے کرتا تھا تا لوگ تجھے سخی کہیں جا! تجھے بھی یہ غرض حاصل ہو گئی۔

پھر شہید کو لایا جائے گا اور پھر اس سے خدا تعالیٰ دریافت کرے گا بتا تجھے کیوں قتل کیا گیا؟ وہ جواب میں کہے گا اللہ میاں! تو نے جہاد کا حکم دیا ہوا تھا میں جب تیری راہ میں لڑا تو قتل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا ظالم! تیرا مقصد تو لڑنے کا یہ تھا کہ لوگ تجھے بہادر کہنے لگ جائیں جا! تو نے بھی اپنی غرض حاصل کر لی۔

حضرت ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث سنا کر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے گھٹنے پر ہاتھ مارا اور فرمایا ابوہریرہؓ خدا کی مخلوق میں سے یہی وہ تین افراد ہیں جن پر قیامت کے دن سب سے پہلے جہنم بھڑکائی جائے گی۔"

(ترمذی ابواب الزہد جلد ۲ ص۷۳)

حضرت ابوہریرہؓ نے جب یہ تصور ہی کیا کہ اس گھر کے باسی نے مجھے حدیث سنائی تھی اور اس وقت میں تھا اور آپؐ تھے اور کوئی تیسرا نہ تھا تو آنکھوں کے سامنے وہ نظارہ کھنچ گیا۔ ماہِ مدنی کا عاشق ضبط نہ کر سکا اور ان دنوں کو یاد کر کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا کیا ایسی محبت کسی باپ کو اپنے بیٹے سے ہو سکتی ہے۔ ہرگز نہیں۔ ہرگز نہیں دو دفعہ فکر فرماتے ہیں اور چیخیں نکل جاتی ہیں۔ کہ میں تھا اور آپؐ تھے اور کوئی تیسرا نہ تھا یہی عشق ہے جو قیمتی متاع ہے۔"

اور یہ وہی حضرت ابوہریرہؓ جو حضرت ابوبکرؓ کے عہدِ خلافت میں مجلسِ افتاء کے ممبر بنے[1] اور یہ حضرت ابوہریرہؓ ہی ہیں جنہیں حضرت عمرؓ کے زمانہ میں عامل بحرین بننے کا شرف حاصل ہوا[2] اور مدینہ میں نیابت کا شرف حاصل ہوا۔ یہ حضرت ابوہریرہؓ ہی ہیں جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کے بعد ہر چیز کو بیچ جانا۔ جب کسریٰ کے خزانے تقسیم ہوئے تو اس کا ریشمی رومال آپ کے حصہ میں آیا۔ ایک دن آپ کو کھانسی اٹھی اور بلغم آیا تو کسریٰ کا وہ رومال جسے وہ تخت پر بیٹھتے وقت ہاتھ میں رکھا کرتا تھا۔ جیب سے نکالا اور اس میں تھوک دیا۔ اور پھر کچھ خیال آنے پر کہا بخ بخ ابوہریرہؓ! واہ واہ ابوہریرہؓ! تیری بھی کیا شان ہے کبھی بھوک کی وجہ سے تجھے جوتیاں پڑا کرتی تھیں اور آج تو کسریٰ کے رومال میں تھوک رہا ہے[3]

(اور یہ ابوہریرہؓ ہی ہیں جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ مطہرہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا جنازہ پڑھانے کی توفیق ملی[4])

آخری ایام

آپ ۵۷ھ میں بیمار ہوئے مدینہ میں رہائش تھی۔ آپ کی عیادت کے لیے بڑے بڑے لوگ آتے

---

[1] اعلام المعوقین جلد ۱
[2] طبقات ابن سعد
[3] تفسیر کبیر جلد ششم سورۃ لقمان ص۶۳
[4] طبقات ابن سعد ص۶۷ جزو ۴ ق ۲

Digitized by Khilafat Library
Rabwah

ایک دن ابوسلمہ عبدالرحمٰن آپؓ کی عیادت کے لیے تشریف لائے اور رواج کے مطابق آپ کی صحت یابی کے لیے دعا کی۔ اللّٰھم اشف ابا ھریرۃ اے اللہ تو ابوہریرہؓ کو شفا عطا فرما۔ یہ سن کر آپ نے فرمایا اللّٰھم لا ترجعنی۔ اے اللہ ان کی دعا قبول نہ کیجیے خدایا مجھے دنیا میں نہ لوٹا پھر ابوسلمہ کو مخاطب ہو کر فرمایا۔

"وہ زمانہ بہت جلد آنیوالا ہے جب انسان موت کو سونے کے ذخیرہ سے زیادہ پسند کرے گا اور اگر تم زندہ رہے تو دیکھو گے کہ جب آدمی کسی کی قبر کے پاس سے گزرے گا تو تمنا کرے گا کہ بجائے اس کے وہ اس میں دفن ہوتا

(طبقات ابن سعد جزو ۴ صفحہ ۶۲ ق ۲)

"جب آپ زندگی اور موت کی کشمکش میں تھے تو آپ کی آنکھوں میں آنسو رواں ہوتے دیکھ کر لوگوں نے رونے کا سبب پوچھا تو فرمایا میں اس دنیا کی دلفریبیوں پر نہیں روتا بلکہ سفر کی طوالت اور زادِ راہ کی قلت پر آنسو بہاتا ہوں۔ اس وقت میں جنت اور دوزخ کے نشیب و فراز کے درمیان ہوں معلوم نہیں کہ ان میں سے کس راستہ پر جاتا ہوں"

(طبقاتِ ابن سعد جزو ۴ صفحہ ۶۲ ق ۲)

گویا اس بات کا دھڑکا لگا ہوا تھا کہ آیا خدا کو میرے اعمال پسند آئیں گے بھی یا نہیں۔

اسی طرح آپ کے مرض الموت میں عبدالرحمٰن بن مہران عیادت کے لیے تشریف لائے تو آپ نے انکو یہ وصیت فرمائی۔

"اے عبدالرحمٰن بن مہران اجیب میں فوت ہو جاؤں تو خیمے وغیرہ نہ لگائے جائیں اور نہ میرے جنازہ کے ساتھ خوشبو جلائی وغیرہ جلائی جائیں۔ نوحہ نہ کرنا بلکہ میرا جنازہ جلدی جلدی اٹھا لینا۔ اگر میں صالح ہوں گا تو جلد اپنے رب سے ملوں گا۔ اگر بدبخت ہوں گا تو ایک بوجھ تمہاری گردن سے دور ہو گا"

(طبقات ابن سعد جزو ۴ صفحہ ۶۲ ق ۲)

وفات

آپ کی وفات مدینہ سے ۶ میل دور عقیق کے مقام پر ۵۸ھ میں ۷۸ سال کی عمر میں ہوئی۔ (اردو انسائیکلو پیڈیا)

آپ کی نعش مبارک مدینہ لائی گئی نماز جنازہ ولید بن عتبہ والیٔ مدینہ نے پڑھائی جس میں عبداللہ بن عمر اور ابوسعید خدری جیسے عظیم اور بلند پایہ صحابہ نے شرکت کی۔

(اسد الغابہ جلد ۵ صفحہ ۳۱۷)

اور مہاجرین کے گورِ غریباں میں آپ کو سپردِ خاک کیا گیا۔ اور اس طرح آپؓ ہمیشہ کے لیے مسلمانوں سے جدا ہو گئے۔

الغرض حضرت ابوہریرہؓ صحابہ کرام کی اس پاک اور مقدس جماعت سے تعلق رکھتے تھے جنہوں نے دن رات ایک کر کے شجرۂ اسلام کو اپنے خونوں سے سیراب کیا اس مقدس گروہ سے تعلق حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں۔

"تاریخ پڑھنے سے ہر ایک کو معلوم ہو گا کہ صحابہ کرام نے اسلام کی راہ میں کیا کیا مصیبتیں اٹھائیں اور کیسی استقامت دکھائی اور باوجود بھوکے اور فاقہ کش ہونے کے کیسے کیسے دشمنوں سے مقابلے کیے۔ یہاں تک کہ بت پرستی کی تاریکی کو اپنے خونوں سے دور کر دیا کروڑہا انسانوں کو بت پرستی سے تائب کر کے توحید کے نور سے منور کیا۔ اور ہر ایک میدان اور ہر ایک موقع آزمائش میں ایسا صدق دکھلایا کہ اس کے تصور سے رونا آتا ہے"

(روحانی خزائن جلد ۲۳ صفحہ ۲۳۶-۲۳۷)

سالانہ رپورٹ کارگزاری مجلس خدام الاحمدیہ گوتھن برگ سویڈن

دسمبر ۱۹۸۱ء تا ستمبر ۱۹۸۲ء

مرتبہ:۔ عطاء الرحمٰن محمود صاحب ربوہ

دسمبر ۱۹۸۱ء میں مکرم نصیر الحق صاحب کو مرکز کی طرف سے قائد خدام الاحمدیہ سویڈن مقرر کیا گیا۔ منظوری کی اطلاع ملتے ہی انہوں نے کام شروع کر دیا۔ پہلی بار مجلس عاملہ کی تشکیل کی۔ مکرم قائد صاحب اور ممبرانِ مجلس عاملہ نے پوری تندہی اور جانفشانی کے ساتھ کام کیا۔ جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

ماہانہ اجلاسات

اس عرصہ میں خدام الاحمدیہ کے پانچ ماہانہ اجلاسات منعقد ہوئے۔ اجلاسات کی کارروائی کا آغاز تلاوتِ قرآن پاک اور ترجمہ سے شروع ہوتا رہا۔ اس کے بعد خدام کا عہد دہرایا جاتا پھر نظم اور حدیثِ نبویؐ پڑھی جاتی۔ بعد میں الفضل یا کسی دینی کتاب سے کوئی مضمون وغیرہ پڑھ کر سنایا جاتا۔ تربیتی اور علمی موضوعات پر تقاریر بھی ہوتی رہیں۔ اجلاسات کی کارروائی کو مزید بہتر بنانے کے لیے یہ پروگرام بنایا گیا کہ آئندہ ہر خادم اپنی باری پر کسی علمی یا تربیتی موضوع پر مضمون پڑھے گا۔ اجلاسات میں خدام کی حاضری ۵۰ فی صد رہی۔

شعبہ تجنید اس شعبہ کے تحت تمام خدام کے کوائف مع فوٹو جمع کیے گئے ہیں۔ اس کے مطابق گوتھن برگ میں خدام کی تعداد ۳۰ ہے جبکہ مالمو میں ۱۵ خدام ہیں۔ ان کے علاوہ دس خدام سویڈن کے دوسرے شہروں میں رہتے ہیں۔

شعبہ مال خدام الاحمدیہ کا بجٹ پہلی بار بنایا گیا۔ ۸۲-۱۹۸۱ء کا بجٹ ۲.۵۰۰ کرونر تھا۔ لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ۲.۶۱۵ کرونر کی آمد ہوئی۔ اس طرح ۱۱۵ کرونر بجٹ سے زائد وصول ہوئے۔ الحمدللہ۔

شعبہ تعلیم و تربیت خدام و اطفال کو قرآن مجید ناظرہ پڑھانے کا انتظام کیا گیا۔ فی الحال ۴ خدام اور ۱۲ اطفال قرآن مجید ناظرہ پڑھ رہے ہیں۔ چند بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا جا رہا ہے۔

شعبہ اصلاح و ارشاد ہفتہ وار درس قرآن اور ارشادات از کتب حضرت مسیح موعود کے علاوہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے خطبات و ارشادات الفضل سے پڑھ کر سنانے کا سلسلہ جاری ہے۔ کافی خدام اس سے مستفید ہو رہے ہیں۔

شعبہ وقارِ عمل مسجد ناصر گوتھن برگ کے اندرونی اور بیرونی ماحول کی صفائی کے لیے کئی بار وقارِ عمل کیا گیا۔ جس میں چند خدام شرکت کرتے رہے۔ برفباری کے موسم میں مسجد کے سامنے سے برف ہٹانے کے لیے کئی بار وقارِ عمل کیا گیا۔

شعبہ خدمتِ خلق اس شعبہ کے تحت فلسطینی مسلمانوں کی امداد کے لیے خدام نے ۲۴۰/- کرونر حکومتِ سویڈن کے قائم کردہ امدادی فنڈ میں جمع کروائے۔

شعبہ تبلیغ اس شعبہ کے تحت جماعت کا لٹریچر گھروں میں تقسیم کیا گیا۔ پبلک جگہوں پر پمفلٹ تقسیم کیے گئے۔

سویڈن کے ۸ خدام مسجد بشارت کے افتتاح کے موقع پر سپین گئے ان میں سے ۷ خدام گوتھن برگ اور ایک خادم مالمو سے آئے تھے

مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو کی پہلی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ اوسلو (ناروے) کی پہلی تربیتی کلاس ۹ جولائی تا ۱۶ جولائی ۱۹۸۲ء مسجد نور اوسلو میں منعقد ہوئی۔ اللہ کے فضل و کرم سے یہ کلاس بڑی کامیاب رہی۔ اس میں خدام کو پروگرام کے مطابق مختلف دینی امور کے متعلق لیکچر دیئے گئے۔ جنہیں خدام نے بڑی دلچسپی سے سنا۔ اس کلاس میں مندرجہ ذیل مضامین کی تدریس ہوئی۔

قرآن کریم۔ حدیث۔ آئمہ حدیث کے حالاتِ زندگی۔ سیرت حضرت نبی اکرمؐ۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ سیرت خلفائے راشدین۔ سیرت خلفائے حضرت مسیح موعود۔ تاریخ اسلام۔ تاریخ احمدیت۔ ردّ عیسائیت ختمِ نبوت۔ صداقت حضرت مسیح موعود۔ اور دینی معلومات۔ تربیتی کلاس کے اختتام پر ۱۸ جولائی ۱۹۸۲ء کو خدام کا امتحان بھی لیا گیا۔

(مرسلہ عطاء الرحمٰن محمود صاحب ربوہ)

ضروری اعلان برائے مربیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر الفضل کی بابت اس خواہش کا اظہار فرمایا تھا کہ اس کی اشاعت آئندہ جلسہ سالانہ تک دس ہزار ہو جانی چاہیئے۔ آپ اپنے حلقہ میں اس امر کی بابت سارا سال خصوصیت سے توجہ دیں اور ہر رپورٹ کے ساتھ اس کی اطلاع آئندہ نظارت کو بھجواتے رہیں

ناظر اصلاح و ارشاد

تشحیذ الاذہان میں لکھنے والے

جیسا کہ لائحہ عمل کے ذریعہ اطفال مطلع ہوں گے کہ اس سال کے دوران جس طفل کے مضامین رسالہ تشحیذ الاذہان میں زیادہ شائع ہوں گے۔ اسے ایک انعام بھی دیا جائے گا۔ اس لئے تمام اطفال سے گزارش ہے کہ ہر ماہ بہتر سے بہتر مضامین بھجوائیں اور یہ انعام حاصل کریں۔

(سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

سالانہ تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ العزیز ۲۲ اپریل تا ۵ مئی ربوہ میں منعقد ہو گی۔ ہر مجلس سے ایک نمائندہ ضرور بھجوائیں۔

(صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کیا آپ نے صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کے وعدہ کی مکمل ادائیگی کر دی ہے

وکیل صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

معاونینِ خصوصی بیرونِ پاکستان

اس تحریک میں بیرونِ پاکستان سے جو مزید رپورٹیں ملی ہیں اس کے مطابق مزید دوست معاونین خصوصی کی صف دوم میں شامل ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان کے اموال و نفوس میں برکت ڈالے اور ہر آن ان کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین۔

ڈنمارک:۔ غضنفر علی صاحب ورک۔ مقصود افضل بٹ صاحب۔ عابدہ شمیم صاحبہ۔

مشرق اوسط:۔ محمد اشرف خالد صاحب۔ مسعود احمد شاہد صاحب۔ محمد خالد صاحب فاروقی۔ ظہیر انور فاروقی صاحب۔

جرمنی:۔ محمود احمد صاحب۔ رانا محمد سرور صاحب۔ ذکاء اللہ خانصاحب۔ محمد اعظم رشید صاحب۔ بشارت احمد ویفس صاحب۔ محمد الیاس اٹھوال صاحب۔ منور احمد بھٹی صاحب۔ سلیم احمد بھٹی صاحب۔ بشیر احمد صاحب۔ مظفر احمد صاحب۔ مظفر احمد ظفر صاحب۔ مبشر احمد جاوید صاحب۔ بشارت احمد ممتاز صاحب۔ محمد اسلم صاحب۔ ظفر احمد صاحب۔ کوثر باجوہ صاحب۔ محمد یوسف بھٹی صاحب۔ شہزادہ قمر الدین مبشر صاحب۔ مکرم عزیز احمد طاہر صاحب۔ عبد الرحیم احمد صاحب۔ محمد خان صاحب۔ خالد پرویز صاحب۔ عبد المجید صاحب۔ محمود احمد بٹ صاحب۔ نجیب اللہ صاحب۔ محمد سلیم صاحب۔ غلام جبار صاحب۔ خلیل احمد صاحب۔ نجاح الدین صاحب۔ محمد سرور صاحب۔ مقصود الحق صاحب۔ طارق محمود صاحب۔ چوہدری نذیر احمد صاحب۔ مسیح الدین شاہد صاحب۔ مبشر احمد اعوان صاحب۔ ملک طاہر احمد صاحب۔ عبد الحق خالد صاحب۔ اعجاز احمد صاحب۔ مختار احمد صاحب۔ ملک موسیٰ ناصر صاحب۔ نصیر الدین بٹ صاحب۔ خواجہ منیر احمد صاحب۔ بشارت نثار احمد صاحب۔ خان عالم صاحب۔ محمد اسحاق سلیمان صاحب۔ مبشر احمد ظفر صاحب۔ شاہد کلیم صاحب۔ سلیم الدین احمد صاحب۔ قاضی محمد نعیم صاحب۔ مشتاق محمود صاحب۔ طارق گلفام صاحب۔ ملک منصور احمد صاحب۔ رانا مبشر احمد خان صاحب۔ رانا اکرام الحق صاحب۔

(وکیل المال ثانی تحریک جدید ربوہ)

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کے زیر اہتمام علمی نشست

مجلس خدام الاحمدیہ ڈرگ روڈ کراچی کے زیر اہتمام مورخہ ۱۷ جنوری ۱۹۸۳ء کو ایک علمی نشست منعقد ہوئی جس میں (۷) سات مہمان دوست اور ۲۸ افراد جماعت احمدیہ شامل ہوئے۔ مکرم اشرف نامر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ حلقہ ملیر نے جماعت کے عقائد کا تعارف کروایا۔ بعد میں مکرم محمد عثمان چینی صاحب، مکرم اشرف ناصر صاحب اور مکرم منظور احمد شاہ صاحب صدر حلقہ ڈرگ کالونی نے بڑے موثر انداز میں سوالوں کے جواب دیئے۔ یہ علمی نشست شام ۶ بجے سے رات ۱۰ بجے تک جاری رہی۔ تقریب کے اختتام میں احباب کو چائے پیش کی گئی۔

(مرتبہ:۔ عطاء الرحمٰن محمود۔ ربوہ)

مطالعہ کتب

۱۹۸۳ء میں خدام کے مطالعہ کیلئے مندرجہ ذیل کتب مقرر ہیں۔

ماہ	کتاب کا نام	قیمت
۱۔ جنوری	مسیح ہندوستان میں	-/۱ روپے
۲۔ فروری	سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کے جواب	" "
۳۔ مارچ	آئینہ کمالاتِ اسلام نصف اول	-/۴ "
۴۔ اپریل	" " دوم	
۵۔ مئی	تقدیر الٰہی از حضرت مصلح موعود	-/۸ "
۶۔ جون	ضرورۃ الامام	-/۴ "
۷۔ جولائی	کشتی نوح	-/۳ "
۸۔ اگست	عرفان الٰہی از حضرت مصلح موعود	-/۶ "
۹۔ ستمبر	الوصیت	
۱۰۔ اکتوبر	لیکچر لدھیانہ	-/۴ "

مختلف اضلاع کی صدر لجنات کی نامزدگی

لجنہ مرکزیہ نے اپنی تنظیم کو مزید بیدار کرنے کے لئے ضلعی سطح پر صدر لجنات کی نامزدگی کا فیصلہ کیا ہے۔ اس سلسلہ میں اب تک جن اضلاع کی صدر لجنات نامزد کی گئی ہیں اور انہوں نے کام بھی شروع کر دیا ہے ان کے ناموں کی دوسری قسط ہدیۂ قارئین ہے۔

ضلع سکھر:۔ مکرمہ عالم آراء صاحبہ اہلیہ سید نجم الحق صاحب بیت العافیت نزد سیشن کورٹ سکھر۔ ضلع راجن پور:۔ مکرمہ امۃ المجید افزاء صاحبہ اہلیہ میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ ہائی کورٹ راجن پور صدر جماعت۔ (شہر و ضلع لجنہ کی صدارت کے فرائض مکرمہ امۃ المجید صاحبہ کے ہی سپرد ہوں گے) ضلع بہاولنگر:۔ مکرمہ شمس النساء صاحبہ اہلیہ شیخ غلام احمد صاحب ۵/۰ ورائٹی سٹور مین بازار بہاولنگر۔ ضلع جہلم:۔ مکرمہ امۃ الرشید صاحبہ بیگم ملک عنایت اللہ خاں صاحب۔ ماڈل کالونی جہلم شہر۔ ضلع کوئٹہ شہر و ضلع:۔ مکرمہ نصرت رحمٰن صاحبہ اہلیہ مکرم بشارت احمد صاحب۔ ۵/۳/۹ گورودت سنگھ سٹریٹ کوئٹہ۔ کوئٹہ شہر و ضلع لجنہ کی صدارت کے فرائض مکرمہ نصرت رحمٰن صاحبہ کے ہی سپرد ہوں گے۔ ضلع رحیم یار خاں:۔ مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ ۵/۰ مکرم عتیق احمد صاحب منہاس ترین کالونی رحیم یار خاں۔ ضلع حیدر آباد:۔ مکرمہ شاہدہ اخوند صاحبہ بیگم محمد اسلم صاحب اخوند مکان ۲۲۲ خورشید روڈ ہیرآباد حیدر آباد۔ ضلع میانوالی:۔ مکرمہ ماجدہ بی بی صاحبہ بیگم چوہدری بشیر احمد صاحب ۱۹۔ ایف کلوریا سٹریٹ۔ میانوالی۔ ضلع سانگھڑ شہر و ضلع:۔ مکرمہ خالدہ شریف صاحبہ معرفت مکرم پیر شریف احمد صاحب وکیل سانگھڑ۔ سانگھڑ شہر و ضلع کی لجنہ کی صدارت کے فرائض مکرمہ خالدہ شریف صاحبہ کے سپرد ہوں گے۔ لجنہ اسلام آباد شہر و ضلع:۔ مکرمہ ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ خیر البشریٰ اسلام آباد۔ ضلع راولپنڈی شہر و ضلع:۔ مکرمہ نسیم سعید صاحبہ بیگم محمد سعید صاحبہ ۱/۶۷ طفیل روڈ۔ راولپنڈی۔ راولپنڈی شہر کی لجنہ کی صدارت کے فرائض بھی مکرمہ نسیم سعید صاحبہ کے سپرد ہوں گے۔

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

تیسری سالانہ لجنہ اتھلیٹکس ٹورنامنٹ ۱۹۸۳ء

آل پاکستان لجنہ اتھلیٹکس انشاء اللہ ۲۶، ۲۷ فروری بروز ہفتہ، اتوار ربوہ میں منعقد ہو رہی ہیں۔ ہدایات اور کوائف فارم تمام لجنات کو بھجوائے جا چکے ہیں۔ براہ مہربانی جس طرح آپ سے مطالبہ کیا گیا ہے اسی طرح فارم مکمل کر کے بھیجیں اور جن لجنات تک کوائف فارم نہیں پہنچے وہ درج ذیل کوائف کاغذوں پر مکمل کر کے بھجوا دیں۔ نام کھلاڑی، ولدیت، عمر، تعلیم، مکمل پتہ جس کھیل میں حصہ لینا ہے نیچے صدر لجنہ تصدیق کریں کہ ہر کھلاڑی احمدی ہے کھلاڑی کے اپنے دستخط ہونے بھی ضروری ہیں نیز کھلاڑی کے لئے ضروری ہے کہ وہ باقاعدہ پردہ کرتی ہو۔ ۱۵ فروری سے قبل تمام کھلاڑیوں کے نام دفتر لجنہ میں پہنچنے ضروری ہیں۔

(سیکرٹری صحت جسمانی۔ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

پتہ درکار ہے

مندرجہ ذیل موصی صاحبان/موصیات کا موجودہ پتہ درکار ہے اگر موصی/موصیات خود یہ اعلان پڑھیں یا کسی اور دوست کو ان کے موجودہ پتہ کا علم ہو تو دفتر مجلس کارپرداز ربوہ کو اطلاع دی جائے کیونکہ وصیت کے بارے میں ان سے خط و کتابت کرنا ہے۔

حافظ بشیر احمد صاحب ولد حاجی نواب خاں صاحب سابق سکونت بچکلانا ضلع ہوشیار پور۔ رشیدہ بیگم صاحبہ زوجہ منشی عبد الغنی صاحب وصیت نمبر ۶۹۴۳ سابق ساکن اوجلہ ضلع گورداس پور۔ بیگم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم فضل الٰہی صاحب وصیت ۶۹۵۳ سابق سکونت قادیان ضلع گورداسپور۔ رحیم بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری ولیداد صاحب وصیت نمبر ۴۳۷۹ سابق سکونت بیرووکی ضلع گوجرانوالہ۔ خیر الدین صاحب ولد جیوں خاں صاحب قوم راجپوت وصیت نمبر ۶۳۵ سابق سکونت شکا ضلع گورداسپور۔ رابعہ بی بی صاحبہ بنت الدین صاحب سابق سکونت جسّو کی ضلع گجرات۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

"الفضل" ایک روحانی نہر ہے جس سے ہر احمدی گھرانے کو اپنی روحانی پیاس بجھانے کا ذریعہ بنانا چاہیئے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی آواز پر مخلصین جماعت کا لبیک

جماعت احمدیہ سندھ نے اشاعت اسلام کے نیک جذبہ کے تحت تحریک جدید کے مالی جہاد میں نمایاں قربانیوں کی پیشکش کی ہے۔ ذیل میں بغرض دعا ایسے افراد کی تازہ قسط ہدیہ قارئین کی جاتی ہے۔

مکرم حاجی عبدالرحمٰن صاحب مع فیملی رحمٰن آباد ضلع نواب شاہ	۲۳۰۵/- روپے
رئیس عبدالقادر صاحب۔ باندھی "	۱۷۰۰/- "
چوہدری نور احمد صاحب زمیندار۔ میرپور خاص ضلع تھرپارکر	۱۶۲۰/- "
چوہدری سلیم احمد صاحب خلیل۔ ظفر آباد لابینی۔ ضلع بدین	۱۵۰۰/- "
چوہدری خلیل احمد صاحب ضلع سانگھڑ	۱۴۱۰/- "
مرزا نذیر احمد صاحب میرپور خاص	۱۳۵۵/- "
رانا عبدالخالق صاحب نوکوٹ ضلع تھرپارکر	۱۳۳۰/- "
ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی میرپور خاص۔	۱۲۴۵/- "
محترمہ بیگم صاحبہ " "	۱۲۲۰/- "
مکرم چوہدری امان اللہ صاحب گوندل فارم ضلع دادو	۱۱۴۰/- "
چوہدری رفیق احمد صاحب شہزاد پور ضلع سانگھڑ	۱۱۱۰/- "
چوہدری مقصود احمد باجوہ میرپور خاص	۱۱۱۰/- "
چوہدری عبدالکریم صاحب "	۱۱۰۵/- "
چوہدری عبدالغنی صاحب سانگھڑ	۱۱۰۰/- "
چوہدری منور علی صاحب باجوہ ضلع نواب شاہ	۱۱۰۰/- "
چوہدری عبدالرزاق صاحب بھریا روڈ "	۱۱۰۰/- "
چوہدری فریاد علی صاحب۔ فتح پور ضلع سانگھڑ	۱۱۰۰/- "
رئیس عبداللہ خان صاحب باندھی ضلع نواب شاہ	۱۰۵۰/- "
چوہدری بشیر احمد صاحب احمد پور۔ ضلع سانگھڑ	۱۰۴۵/- "
چوہدری محمد شریف صاحب مرحوم "	۱۰۴۵/- "
چوہدری علی محمد صاحب احمد پور "	۱۰۴۵/- "
پیر فضل الرحمٰن صاحب "	۱۰۰۸/- "
چوہدری محمد نواز صاحب دوڑ۔ ضلع نواب شاہ	۱۰۰۰/- "
چوہدری عبداللطیف صاحب دوڑ "	۱۰۰۰/- "

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ۔ ربوہ)

اعلان دارالقضاء

مکرم شعیب انور صاحب آف لاہور نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ امۃ السلام صاحبہ بنت ملک غلام محمد صاحب مرحوم وفات پا گئی ہیں۔ قطعہ ۱۳/۱۰ دارالصدر ربوہ رقبہ چار کنال ایک مرلہ ۵۸ مربع فٹ میں سے ۱/۱۲ حصہ مرحومہ کے نام ہے میرے علاوہ مرحومہ کے درج ذیل وارثان بھی ہیں۔

۱۔ زہرہ جبیں صاحبہ ۲۔ انیلا ملک صاحبہ۔ دختران مرحومہ۔

استدعا ہے کہ قطعہ مذکور میں سے مرحومہ کا حصہ ہم وارثان مرحومہ کے نام بحصص شرعی منتقل کرنے کا فیصلہ فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جاوے۔

● مکرمہ نصیرہ نزہت صاحبہ محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب وفات پا گئے ہیں قطعہ ۱۳/۱۰ واقع دارالرحمت رقبہ دو کنال مرحوم کے نام الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے دیگر ورثاء کو بھی اس پر کوئی اعتراض نہیں ہے کہ پلاٹ مذکور نصیر الدین عبیداللہ صاحب ولد حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ ۱۳/۱۰ دارالرحمت ربوہ معہ مکان نصیر الدین عبیداللہ صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ـــ ربوہ)

چندہ ممبری ناصرات الاحمدیہ

پہلی سہ ماہی میں ناصرات کے چندہ ممبری کا بجٹ پورا نہیں ہوا۔ براہ کرم اپنی کوشش تیز کر کے گزشتہ سہ ماہی کا بجٹ پورا کریں اور اس سہ ماہی میں چندہ ممبری اضافے کے ساتھ دیں۔

(سیکرٹری ناصرات الاحمدیہ مرکزیہ ۔ ربوہ)

صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ

درخواست ہائے دعا

● مکرم نوابزادہ چوہدری محمد سعید صاحب پراسٹیٹ گلینڈ کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اور پیرانہ سالی میں پیشاب کی بیماری کی وجہ سے بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ نیز ان کی اہلیہ محترمہ بھی بیمار ہیں ہر دو مریضوں کی کامل و عاجل صحتیابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

(محمد عبدالقدیر صدر جماعت احمدیہ قاضی احمد سندھ)

● عاجز کے گھٹنے میں سخت درد ہے چلنے پھرنے سے معذور ہوں۔ احباب اس عاجز کو دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(صوفی محمد ابراہیم جالندھری غلہ منڈی سرگودھا)

● مکرم منیر احمد صاحب ناز قائد مجلس خدام الاحمدیہ کروندی کی اہلیہ محترمہ دو ماہ سے بیمار ہیں ان کی جلد اور مکمل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے

(محمود احمد ریاض ـــ کروندی)

● برادرم سلیم احمد خان صاحب ایک سال دو ماہ سے ایک مقدمہ میں ملوث ہیں اللہ تعالیٰ کے فضل سے مقدمہ کے اکثر حصہ کا فیصلہ ان کے حق میں ہو گیا ہے کچھ حصہ کا ابھی فیصلہ نہیں ہوا جس کی وجہ سے وہ پریشان ہیں دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کی کامل برئیت کے سامان پیدا کرے۔

(نثار احمد خاں مربی سلسلہ ضلع مظفر گڑھ)

● میری اہلیہ کافی عرصہ سے بیمار چلی آ رہی ہیں جس کی وجہ سے میں بہت پریشان ہوں۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا کریں۔

(اعجاز اللہ شہزاد میڈیکو۔ ٹانچی بازار جڑانوالہ)

● مکرم رانا عبدالقدیر صاحب اور ان کی بیگم صاحبہ کو فیصل آباد میں ایک حادثہ پیش آیا۔ جس سے مکرم رانا صاحب کے بائیں بازو میں اور ان کی بیگم صاحبہ کے پاؤں کی ہڈی میں فریکچر آیا ہے ان کی بیگم صاحبہ پہلے ہی شوگر کی مریضہ ہیں ہر دو مریضوں کی کامل اور جلد شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد صادق خاں چیپ سائیکل سٹور رحمت بازار ربوہ)

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ تبلیغ / فروری

ماہنامہ "انصار اللہ" بابت ماہ تبلیغ / فروری بذریعہ ڈاک قارئین کرام کی خدمت میں بھجوایا جا چکا ہے۔ جن دوستوں کو ابھی تک نہ ملا ہو وہ مطلع فرمائیں۔ انشاء اللہ دوبارہ بھجوایا جائیگا

(مینیجر ماہنامہ انصار اللہ۔ ربوہ)

بازیافتہ نقدی

خاکسار کو کچھ نقدی ایک رومال میں بندھی ہوئی ضیاء الاسلام پریس کے قریب سے ملی ہے جس دوست کی ہو وہ نشانی بتا کر لے سکتے ہیں

(ہدایت احمد کارکن ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ)

دعائے مغفرت

برادرم عزیزم تنویر احمد ابن مستری نصیر احمد صاحب تقریباً ۲۰ سال کی عمر میں سی ایم ایچ ہسپتال راولپنڈی میں ۵ جنوری ۱۹۸۳ء کو تین ماہ بیمار رہ کر اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

مرحومہ کا جنازہ ربوہ لایا گیا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت نماز جنازہ پڑھائی اور بعد میں مرحوم کو قبرستان عام میں سپرد خاک کر دیا گیا جنازہ کے ساتھ والدین اور اعزہ و اقارب کے علاوہ جماعت کے نمائندے مکرم چوہدری محمد طفیل صاحب صدر حلقہ اور مکرم محمد الیاس خاں ٹوپی والے بھی ربوہ آئے۔ اس چھوٹی عمر میں ہی دین کی خدمت کا جذبہ مرحوم کے دل میں موجزن تھا۔ آپ نے جماعت کی خدمت بطور زعیم خدام الاحمدیہ حلقہ کی آپ کو نماز بروقت ادا کرنے اور صف بندی کی طرف بہت توجہ تھی۔ ماں باپ کی خدمت کرنے کا بھی آپ کو بہت خیال تھا۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم بھائی کی مغفرت فرمائے۔ اور جملہ لواحقین خصوصاً بوڑھے ماں باپ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین۔

(ریاض احمد چوہدری ـــ ربوہ)

دعائے نعم البدل

میرے ہمسائے مکرم منور احمد خاں صاحب کی چھوٹی بچی جو پانچ بچوں کے بعد پیدا ہوئی پندرہ دن زندہ رہ کر فوت ہو گئی۔

اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ط

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق بخشے اور والدین کو نعم البدل سے نوازے۔ آمین

(نثار احمد خاں مربی سلسلہ علی پور ضلع مظفر گڑھ)

خریداران مصباح کیلئے ضروری اطلاع

۱:۔ ماہنامہ مصباح کا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نمبر تمام خریداران کو بھجوایا گیا ہے امید ہے مل چکا ہوگا۔ یہ نمبر زیادہ تعداد میں شائع کرنے کے باوجود کم پڑ گیا تھا۔ نمبر کی غیر معمولی مقبولیت کی وجہ سے خریداری میں نمایاں اضافہ ہوا جس کی وجہ سے دوبارہ چھپوا کر مانگ کو پورا کرنے کی کوشش کی گئی ہے اب اس پرچہ کی کچھ کاپیاں دفتر میں موجود ہیں جو حاصل کی جا سکتی ہیں قیمت فی پرچہ سات روپے ہے اور سالانہ چندہ بیس روپے ہے جس میں یہ نمبر بھی شامل ہوگا۔

۱۱:۔ ۱۳/۸۲ کو مصباح کے دو نئے خریداروں نے ۵/۳۶ اور ۵/۳۶ رسید نمبروں پر چندہ جمع کروایا تھا۔ یہ دونوں خریدار بہنیں اپنے مکمل ایڈریس سے جلد مطلع کریں تاکہ ان کو فروری کا پرچہ بھجوایا جا سکے۔

(مینیجر ماہنامہ "مصباح" ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بارہویں صدی کے صوفی کامل حضرت عبدالعزیز دباغؒ کا ایک نہایت پُرمعارف ارشاد مبارک

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بے شمار عشاق میں بارہویں صدی کے صوفی کامل حضرت عبدالعزیز دباغ کو ایک اہم مقام حاصل ہے۔ آپ کے ملفوظات وارشادات "الابریز" کے نام سے شائع شدہ ہیں جنہیں حضرت عبدالعزیز دباغ کے مرید حضرت امام ہمام علامہ قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء علامہ احمد بن مبارک السلجماسی رحمۃ اللہ علیہ نے مرتب کیا ہے مندرجہ ذیل پر معارف اقتباس اس بلند پایہ کتاب سے ماخوذ ہے جو قارئین الفضل کے افادہ معلومات کے لئے درج ذیل کیا جاتا ہے۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی پر موقوف ہے کہ جس کو چاہیں اپنی ذات مطہرہ کا نظارہ کرادیں اور جس کو چاہیں صرف صورت شریفہ دکھائیں۔ نیز آپ کی صورتِ اصلیہ کا ظہور دوسری صورتوں میں بھی ہوا کرتا ہے کہ تمامی انبیاء علیہم السلام اور آپ کی امت مرحومہ کے تمامی اولیاء کی صورتیں آپ کی صورت شریفہ کے مظاہر ہیں (کہ اپنے زمانہ کا ہر نبی اس لحاظ سے کہ آپ ہی کے انوار وفیضانِ روحی سے مستفیض ہو کر نبی بنا ہے، اور آپ کی امت کا ہر ولی اس اعتبار سے کہ آپ ہی کی روح مع الجسد کی تعلیم وتربیت سے ولی بنا ہے، معنوی لحاظ سے گویا ذات محمدی کی صورت مثالیہ ہے) اور یہی سبب ہے اکثر مریدوں کو خواب میں آپ کی زیارت اپنے شیخ کی صورت میں ہوتی ہے۔ حضرات انبیاء کی تعداد صحیح تو یہی ہے کہ کسی کو صحیح معلوم نہیں۔ مگر بعض کا قول ہے کہ ایک لاکھ چوبیس ہزار ہیں اور اتنی ہی تعداد اولیاء امت (بلکہ صرف حضرات صحابہ کی تھی جنہوں نے بلا واسطہ جسم اطہر سے استفادہ فرما کر انبیاء بنی اسرائیل کا سا درجہ حاصل کیا اور قیامت تک بعد کے آنے والے اولیاء میں ہر ولی انہیں حضرات میں کسی ایک کے رنگ پر آیا اور سب گویا صحابہ ہی کی صورتوں کی صورتِ مثالیہ بنتے رہے) لہٰذا صورتِ محمدیہ کے ظہور کے لئے دنیا میں دو لاکھ اڑتالیس ہزار صورتیں ہوئیں (کہ جس طرح کسی کے پاس دو لاکھ اڑتالیس ہزار لباس ہوں کہ جس لباس کو چاہے پہن لے سب اسی کے ہیں۔ اسی طرح ذاتِ محمدی کو اختیار ہے کہ جس نبی یا جس ولی کی صورت میں چاہے متصور ہو جائے کہ سب آپ ہی کے روحانی بچے ہیں اور سب کی صورتیں آپ ہی کے ثمرات، فیضان ونتائج جود وکرم ہیں) چنانچہ جامع کتاب کہتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اپنے شیخ (عبدالعزیز) کی صورت میں دیکھا اور گود میں لے کر چاہا۔ کہ آپ کو اپنے اندر داخل کر لوں، صبح کو حضرت شیخ سے تعبیر پوچھی تو فرمایا کہ ایک دفعہ نہیں ہو سکتا تھوڑا تھوڑا کر کے بتدریج ہوگا۔ مطلب یہ تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم (کے انوار وتجلیات خاصہ) کا اپنے اندر لینا تدریجی طور پر نصیب ہوا کرتا ہے۔"

("تبریز" ترجمہ "ابریز" حصہ اوّل ص ۱۷۰-۱۷۱ تالیف "قدوۃ العلماء زبدۃ الفضلاء مولانا الحافظ احمد بن مبارک السلجماسی مترجم" حضرت مولانا عاشق الٰہی صاحب میرٹھی۔ ناشر مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ۔ کراچی)

بقیہ:- اخبار احمدیہ

خطبہ ثانیہ کے بعد حضور نے ربوہ سے اپنے باہر جانے کا بتایا اور فرمایا کہ حضور کے ربوہ سے باہر رہنے کے دنوں میں ربوہ میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب ہوں گے۔

● مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد ربوہ نے ۵ فروری ۸۳ء کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی موجودگی میں عزیزم مسعود احمد سلمہ اللہ مقیم انگلستان کا نکاح بہمراہ عزیزہ مبارکہ طیبہ سلمہا اللہ بنت مکرم پروفیسر چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب دارالصدر غربی ربوہ مبلغ پچیس ہزار حق مہر پر عزیزم منصور احمد سلمہ اللہ مقیم جرمنی کا نکاح بہمراہ عزیزہ نجمۃ البشریٰ سلمہا اللہ بنت مکرم پروفیسر چوہدری محمد سلطان اکبر صاحب دارالصدر غربی ربوہ مبلغ پچیس ہزار حق مہر پر پڑھا۔ دعا میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ازراہِ شفقت شمولیت فرمائی اور بعد میں دونوں خاندانوں کو مبارک باد دی اور شرف مصافحہ بخشا۔

احباب دعا کریں اللہ تعالیٰ یہ رشتے ہر لحاظ سے مبارک وبابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔ آمین۔

(چوہدری محمد یعقوب آف کرائیڈن انگلستان)

طاقت اور توانائی کا خزانہ خالص شہد اپنے سامنے چھتوں سے نکلوایا ہوا ۲۵۰ گرام ۸/۵۰ شاہ ہومیو پیتھک اسٹورز رحمت بازار ربوہ

مسجد مبارک ربوہ میں

مستقل کلاس برائے تعلیم القرآن

احباب جماعت کی اطلاع کے لیے تحریر ہے کہ ایسے دوستوں (بچوں، نوجوانوں اور عمر رسیدہ) کے لیے جن کے ہاں مقامی طور پر قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھنے کا کوئی انتظام نہیں۔ نظارت ہذا کی زیر نگرانی مرکز سلسلہ ربوہ میں ایک مستقل کلاس کا انتظام موجود ہے۔ یہ کلاس روزانہ مسجد مبارک میں منعقد ہوتی ہے اور ہر پڑھنے والے کی ضرورت اور استعداد کے مطابق اسے قرآن کریم ناظرہ یا اس کا ترجمہ پڑھایا جاتا ہے۔ ایسے دوست جو کسی وجہ سے اپنے طور پر قیام وطعام کا بندوبست نہیں کر سکتے اُن کے لیے دارالضیافت میں بھی انتظام کیا جا سکتا ہے نیز مستحق افراد کو ۲۰ روپے ماہوار تک وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔

اس کلاس میں داخلہ کی گنجائش موجود ہے۔ دلچسپی رکھنے والے احباب اپنے امیر کی تصدیق کے ساتھ درخواستیں بھجوائیں۔ درخواست میں نام، عمر، ولدیت، تعلیم اور پیشہ کے علاوہ یہ بھی لکھا جائے کہ وہ کتنے عرصہ تک تعلیم کے لیے ربوہ میں رہ سکتے ہیں۔ کلاس کے لیے داخلہ کا عرصہ ایک سال ہے، لیکن اگر کوئی طالب علم اس سے کم عرصہ میں قرآن کریم ناظرہ ختم کر لیگا تو اس سے پہلے بھی جانے کی اجازت دی جا سکتی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ)

ضروری اعلان برائے مربیان، معلمین، انسپکٹران سلسلہ عالیہ احمدیہ

جملہ مربیان، معلمین، انسپکٹران کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ جماعتہائے احمدیہ کے موجودہ عہدیداران کی میعاد ۳۰/۶/۸۳ کو ختم ہو رہی ہے۔ نئے انتخابات از یکم جولائی ۱۹۸۳ء تا ۳۰ جون ۱۹۸۶ء کروائے جانے کے متعلق اخبار الفضل میں اعلانات بھی کروا دیئے گئے ہیں آپ سے درخواست کی جاتی ہے کہ آپ جس جماعت میں جائیں اس جماعت سے معلوم کر لیا کریں کہ آپ کی جماعت کا نیا سہ سالہ انتخاب عہدیداران ہو چکا ہے یا کہ نہیں اگر نہ ہوا ہو تو قواعد کے مطابق انتخاب کروا کر بھجوا دیا جائے۔

نظارت ہذا آپ کے تعاون کی بے حد ممنون ہوگی۔ بوقت انتخاب اس امر کی تصدیق کی جائے کہ منتخب شدہ عہدیداران قرآن کریم ناظرہ جانتے ہیں اس طرح ہر انتخاب کروانے والا شخص بھی یہ تصدیق کرے۔

(ناظر اعلیٰ)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد

گھروں میں سبزیاں اُگانے کی طرف توجہ دی جائے

احباب اہالیان ربوہ کی خدمت میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد پیش خدمت ہے کہ احباب اپنے گھروں میں جہاں تک ممکن ہو سکے سبزیاں کاشت کریں اور اپنی غذائی ضروریات کو متوازن بنانے کی کوشش کی جائے۔ تاکہ صحتوں پر خوشگوار اثر پیدا ہو۔

موسم گرما کی سبزیوں کی کاشت کا اب وقت ہے لہٰذا دوست اس طرف متوجہ ہوں۔ احباب کی اطلاع کے لئے یہ بھی عرض کیا جاتا ہے کہ جن احباب کو موسم گرما کی سبزیوں کے بیج کی ضرورت ہو وہ نظارت زراعت سے رابطہ پیدا کریں۔

(نظارت زراعت صدر انجمن احمدیہ)

گوجرانوالہ میں بجلی کے سامان کا منفرد ادارہ
نصیر الیکٹرک سٹور
جہاں ہر قسم کا وائرنگ کا سامان • تاریں • ٹیوبیں • بلب
اور
دیگر بجلی کا سامان تھوک وپرچون دستیاب ہے۔
پروپرائیٹر:- حاجی نصیر احمد سولنگی گھنٹہ بازار گوجرانوالہ